بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ شمار نمبر/31 برائے بتاریخ 21/ڈسمبر 2018 پیش خدمت ہے۔

# انسانی بھلائی کے کام

**نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔**
**اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔**

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس من ینفع الناس۔ او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

برادران اسلام!

دین کا مقصد انسانوں کی خیر خواہی، خدمت اور بھلائی ہے۔ دین کا پیغام یہ ہے کہ لوگوں کو جہنم کی آگ میں گرنے سے بچایا جائے۔ اگر آپ کسی کو نار جہنم سے بچانے کا سبب بن رہے ہوں تو اس سے بڑی بھلائی اور خدمت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے فاستبقوا الخیرات۔ یعنی نیکی کے کاموں میں سبقت کرو۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں میں بہترین وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہونچے۔ بھلائی کے کاموں کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ خدمت خلق کسی ایک صورت میں محدود نہیں ہے بلکہ اس کی بے شمار صورتیں ہیں، مثلاً:

پیار و محبت کے ساتھ اچھے اسلوب میں بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

اپنے کاروبار اور زراعت وغیرہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔

کسی کو اچھا و نیک مشورہ دینا جس سے مشورہ کرنے والے کا بھلا ہو۔

کسی بیمار کا علاج کرا دینا۔

کسی بھوکے پیاسے کو کھانا کھلا دینا و پانی پلا دینا۔

کسی غریب کی مادی و معاشی مدد کر دینا۔

یتیموں و غریبوں کی شادی کرا دینا۔ اسباب فراہم کر دینا وغیرہ

کسی حاجت مند کو بنا سود کے قرض دینا۔

کوئی سامان کچھ مدت کے لیے ادھار دینا۔

کسی کو تعلیم دلا دینا۔

ننگے بدن کو لباس فراہم کرنا۔

درخت اور پودا لگا دینا جس سے انسان و حیوان فائدہ اٹھائیں۔

کسی زخمی کی مدد کر دینا۔

کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا۔

کسی مسافر کی مدد کر دینا۔

کسی کی جائز سفارش کے ذریعہ کوئی مسئلہ حل کر دینا۔

کسی کا کام کرنے کے لیے اس کے ساتھ جانا۔

کسی کو گاڑی کے ذریعہ اس کے گھر یا منزل مقصود تک پہونچا دینا۔

اپنے کام کے ساتھ دوسرے کا بھی کام کر دینا۔ مثلا اپنا سامان خریدنے گئے دوسرے کا سامان بھی لیتے لائے۔

اور کسی مظلوم کا حق دلا دینا۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا۔ وغیرہ

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ خدمت خلق صرف مال و دولت کے ذریعہ نہیں ہوتا ہے۔ہاں، جہاں مال و دولت خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں مال خرچ کرنا ہی افضل ہے۔اور یہ عمل صرف مالداروں کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ ایک فقیر سے فقیر آدمی بھی یہ کام کر سکتا ہے۔

برادران اسلام!اگر ہم خدمت خلق اور بین الانسانی فلاح و بہبود کے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ، میثاقِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع دنیا میں ایسی مثالیں ہیں جو حقوق انسانی کی نہایت ہی جامع ترین، ہمہ گیر اور عالمی و دائمی منشور کی حیثیت رکھتیں ہیں اور جو انسانیت کی بقا، صلح و امن اور محبت و بھائی چارے کی ضامن ہیں اور جن کی مثال دنیا کا کوئی مذہب یا مکتب فکر، مفکرینِ عالم اور مصلحین نہ ماضی میں پیش کر سکے ہیں اور نہ آئندہ پیش کر سکیں گے۔خدمت خلق کے جذبہ کی ایک جھلک آپ اس واقعہ میں دیکھ سکتے ہیں:

حضرت عمر فاروق کا معمول مبارک تھا کہ آپ راتوں کی خاموشی میں بھیس بدل کر مدینہ میں گشت فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ اسی طرح گشت فرما رہے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جگہ ایک عورت چولہا جلائے ہانڈی پکا رہی ہے اور اس کے قریب بیٹھے اس کے بچے رو رہے ہیں، آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا بات ہے یہ بچے کیوں اس قدر روئے جا رہے ہیں؟اس عورت نے جواب دیا، کیا کہوں، کئی دنوں سے ان بچوں کو کھانا نہیں ملا ہے، بھوک کی شدت سے بیحال ہو کر روئے جا رہے ہیں اور میں نے جلتے چولہے پر ہانڈی میں پانی چڑھا دیا ہے،

اور انہیں بہلا رہی ہوں، تاکہ یہ کسی طرح بہل کر سو جائیں، سنا ہے عمر بن خطاب امیر المومنین ہے لیکن وہ بھی تو ہماری کوئی خبر گیری نہیں کرتا، اس کا اور ہمارا فیصلہ تو اللہ کے ہاں ہو گا۔

حضرت عمر نے فرمایا : اللہ کی بندی عمر کو تمہارے حال کی کیا خبر؟ کیا تم نے عمر کو اپنے حالات کی اطلاع دی؟ اس عورت نے کہا : سبحان اللہ! ہمیں عمر کو اپنے حالات سے باخبر کرنے کی کیا ضرورت ہے، اللہ نے اس کو ہمارا ذمہ دار بنایا ہے، یہ اس کا کام ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں اور اپنی رعایا کی خود خبر گیری رکھے۔

عورت کی یہ باتیں سن کر عمر فاروق کانپ اٹھے، اسی وقت بیت المال کی طرف نکل کھڑے ہوئے، بیت المال کا دروازہ کھلوایا، اور کھانے پکانے کی کچھ چیزیں نکال کر اپنی پشت مبارک پر لادا اور سیدھے اس عورت کے مکان کی طرف چل دیئے۔ آپ کے غلام اسلم نے کہا: امیر المومنین آپ تکلیف نہ فرمائیں، باربرداری کے لئے یہ غلام حاضر ہے، آپ نے فرمایا: آج تو تم میرا بوجھ اٹھالوگے لیکن کل قیامت کے دن کون میرا بوجھ اٹھائے گا؟ اور اسی طرح آپ کھانے پینے کا سامان لادے اس عورت کے مکان پر پہنچے، عورت کو گوندھنے کے لئے آٹا دیا اور خود چولہے میں پھونکیں مار کر اس کو جلانے لگے، دھواں آنکھوں میں بھر بھر جاتا مگر آپ آگ دہکاتے رہے۔

آخر کھانا تیار ہوگیا، حضرت عمر نے اپنے ہاتھوں سے ان بچوں کو کھلایا، بچوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا، اور پھر آسودگی کے بعد مارے خوشی کے اچھلنے کودنے لگے، حضرت عمر اس عورت کے آئندہ کے لئے کچھ انتظام فرما کر جب رخصت ہونے لگے تو اس

عورت نے کہا سچ کہتی ہوں، امیر المومنین بننے کے قابل تو تم ہو۔

حضرت عمر فاروق کے اس واقعہ کو میں نے محض ایک نمونے کے طور پر پیش کیا ہے ورنہ صحابہ کرام کی زندگیاں خدمت خلق اور رفاہی سے بھری پڑی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے سیدنا ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ "جو شخص کسی مومن کی دنیا میں کوئی تکلیف رفع کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف رفع کرے گا۔ جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیاو آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص طلب علم کیلئے سفر کرے اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور تعلیم کے لئے جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں

ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق میں کرتا ہے اور جسے خود اس کا عمل پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لا سکتا۔" (صحیح مسلم:۲۶۹۹)

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ-صلى الله عليه وسلم-« بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِىٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِى إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ».(بخاری , باب حدیث الغار, حدیث نمبر 3467, مسلم, باب فضل سقی الماء, حدیث نمبر 2245 )

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک کتا ایک کنواں کے ارد گرد گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس کی وجہ سے مر جائے۔اسی دوران اچانک اس کو بنو اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے دیکھ لیا تو اس نے اپنا چمڑا والا موزہ نکال کے اس کے ذریعہ پانی نکالا اور پھر اس کو پلا دیا۔جس کی وجہ سے اس کو بخش دیا گیا۔

اس حدیث سے خدمت خلق کے عظیم ثواب کا پتہ چلتا ہے۔اخلاص کے ساتھ انجام دی گئی ایک معمولی خدمت اور وہ بھی ناپاک جانور کے ساتھ اللہ کی مغفرت و رضامندی کا باعث بن گئی۔ اس سے بڑا اجر و ثواب اور کیا ہو سکتا ہے۔یقینا یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دین پوری کائنات و تمام مخلوقات کے لیے دین رحمت ہے۔ اس میں تشدد, انتہا پسندی, بے رحمی اور ایذا رسانی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔اسی لئے اس میں حیوانوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے پر بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔ اسی وجہ سے کسی معقول سبب کے بغیر موذی و غیر موذی جانوروں کو پریشان کرنا یا تکلیف دینا ناجائز ہے۔

حاضرین کرام!

انسانی بھلائی کا بہت ہی اہم کام خدمت خلق ہے، ان اعمال کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ کسی کی پریشانی رفع کرنا اللہ کو پسند ہے اس لئے عام انسانوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے خدمت و بھلائی کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق حتیٰ کہ جانوروں پر بھی شفقت و رحمت کرنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔

تنگ دستی پر آسانی

انسانی بھلائی کے لئے یہ راہنمائی ملتی ہے کہ کسی تنگدست پر آسانی کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانیاں فرمائے گا جو دوسروں سے معاملات میں خوش اسلوبی اختیار کرتا ہے نبیؐ نے اس کے حق میں رحم کی دعا کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو خرید و فروخت کرتے وقت خوش اسلوبی اختیار کرے اور مطالبہ کرتے وقت بھی خوش اسلوبی سے مطالبہ کرے۔" (بخاری:۲۰۷۶)

آپؐ کی ایک اور حدیث ہے کہ جو کوئی تنگدست کو رعایت و مہلت دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کا سایہ نصیب کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کسی اور چیز کا سایہ نہیں ہو گا۔" (ترمذی:۱۳۰۶)

عیب چھپانا:

ایک مسلمان کو اگر کسی مسلمان کے کسی عیب کا پتہ چل جائے تو اس کی تشہیر کرنے کی بجائے اس پر پردہ ڈالنا اور چھپانہ چاہیے یہ بھی مسلمان کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ " جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب ظاہر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب ظاہر کرے گا یہاں تک کہ اسے گھر میں ہی رسوا کر دے گا۔" (سنن ابن ماجہ:۲۵۴۶)

## علم کی فضلیت:

طلب علم کی بڑی فضلیت ہے اس سے انسانوں کی بھلائی کی شاہراہیں تعمیر ہوتی ہیں۔اسلام سے قبل عرب معاشرے پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی ،عرب کے لوگ تعلیم و تعلم سے یکسر بیگانہ تھے آفتاب اسلام طلوع ہوا تو اس کی اولین شعاؤں نے بے علمی کا اندھیرا ختم کر دیا۔

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"(القلم:۹۶:۱)

طلوع اسلام کے وقت مکہ میں کل سترہ افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے لیکن اسلام کی بدولت تعلیم کا رواج اس قدر تیزی سے بڑھا کہ قلیل مدت میں صحرا نشین بدو علم کے کاروانوں کی رہبری کرتے نظر آئے۔صحابہ کرامؓ ایک ایک حدیث کی تلاش میں مہینوں کا سفر طے کیا کرتے تھے۔حقیقت یہ ہے کہ علم ہی زندگی کا اصل اثاثہ ہے ایسا علم جس میں حق سے آشنائی اور ایسا نظام تعلیم جس میں طبقاتی کشمکش نہیں انسان کو انسانیت کی معراج اور

انسانوں کی خدمت کا شعور دینا تعلیم ہی انسانوں کی بھلائی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

## قرآن کا فہم:

قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب اور آخری رسولؐ کے ذریعے دین کی تکمیل ہو گئی۔قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اس کے فہم پر غور و فکر کرنا ایسا عمل ہے جس کے لئے رسول اللہؐ کا فرمان ہے :"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسرے کو پڑھائے (حدیث بخاری :۵۰۲۷)حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کی بھلائی اور خیر خواہی اسی میں ہے کہ قرآن و سنت کا نظام انفرادی اور اجتماعی زندگی میں غلبہ اختیار کرے،اقامت دین کی جدوجہد میں کام کرنا بڑی بھلائی ہے۔

## نجات کا ذریعہ:

"بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔"(الحجرات:۴۹:۱۳)

رسول اللہؐ نے ایک دفعہ اپنے خاندان والوں کو خطاب فرمایا تو آپؐ نے نام لے لے کر کہا کہ اے خاندان قریش، اے بنو عبد المطلب، اے عباسؓ (رسولؐ کے چچا)، اے صفیہؓ (رسولؐ کی پھوپھی)، اے فاطمہؓ بنت محمدؐ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔" (بخاری، مسلم: ۲۶، ۲۷۵۳) یعنی سب انسان تمام اُمتی آدمؑ کی اولاد ہیں ان میں فرق مراتب صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

اولاد، ایمان اور اعمال صالح کی صفت رکھتی ہو گی تو پھر اولاد کی نیکی والدین کے لئے رفع درجات کا باعث ہو گی۔ قرآن کریم کی سورۃ طور پر اس کی صراحت موجود ہے۔

یہ دنیا اللہ کے عبادت اور مخلوق کی خدمت کی جگہ ہے اور وقت کا ایسا وقفہ ہے جہاں ابدی زندگی کے پھل کا بیج لگایا جاتا ہے۔ انسانی بھلائی کا بڑا کام یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی صحیح راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام، اس کے احکامات اور ختم المرسلینؐ کے پیغام کو عام کیا جائے۔ اللہ کے دین کو عام کرنے اور انسانوں کے بھلائی کے لئے خدائی مشن میں اپنا حصہ ڈالنے کے لئے انتھک محنت بلا جھجک جاری رکھی جائے۔ اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لئے حیلوں بہانوں کی آڑ میں چھپنے سے زیادہ محتاط رہنا چاہیے۔ انسانی بھلائی کے اعلیٰ مقاصد پر نظر ہو اور راستے کی مشکلات، رکاوٹوں کو عبور کرنے کا گر سیکھنا چاہیے۔

آپؐ کو انسانیت کی راہنمائی اور بھلائی کا فرض سونپا گیا تھا۔ آپؐ نے اللہ کے تمام احکامات ایک ایک کر کے سب لوگوں تک پہنچا دیئے۔ یہ بہت ہی مشکل کام تھا تاہم رسول اللہؐ نے اسے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انجام دیا، انسانوں نے سکون پایا اور آپؐ نے لوگوں کے دلوں میں جگہ بنالی۔ آپؐ نے حجۃ الوداع میں ایک لاکھ مسلمانوں سے خطاب کیا، مقدس آواز عرفات کے میدان میں گونج رہی تھی، لوگوں کے کانوں تک پہنچ رہی تھی روز قیامت تک اس کی گونج باقی رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ: اے لوگو میں ایک مشن کے ساتھ تم لوگوں کے پاس آیا میں نے بہت سی باتیں بیان کیں، کل اللہ تعالیٰ کے حضور پوچھا جائے گا کہ کیا میں نے اپنا مشن پورا کر دیا یا نہیں تم اس بارے میں کیا گواہی دو گے؟

آج ہم میں سے ہر مرد اور عورت، جوان و بزرگ غور کرے کہ اس وقت انسان، اہل ایمان کن بحرانوں، مشکلات، ذلت ورسوائی اور نفسا نفسی سے دوچار ہیں۔ آج کے دور میں بھلائی کا کام یہ ہی ہے کہ اپنی اصلاح کریں، معاشرہ کی اصلاح کریں، نیکی اختیار کریں، نیکی عام کریں، برائی سے اجتناب کریں اور برائیوں اور فحش و بے حیائی کے عوامل کو روکیں۔ نئ نسل، گھر میں اپنی اولادوں کی فکر کریں چنانچہ آج دنیاوی عیش وآرام، چکاچوند کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنے آپ کو شیطانی سوچوں سے پاک کرنا چاہیے، اپنی ذمہ داریوں کو جانیں اور عمل کے لئے کمربستہ ہوں۔ انسان اور انسانیت سسک رہی ہے، انسانی خون خصوصا خون مسلم ارزاں ترین ہو گیا ہے دنیا کی امامت کا فریضہ ادا کرنے والے اغیار کے فکری، معاشی، تہذیبی غلام بن گئے ہیں۔ انسانی بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی طرف پلٹ آئیں۔ معاشرے میں موجود ہر شخص کو اپنے اپنے دائرہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا چاہئے۔۔ انسانوں کی تباہی کے مقابلہ میں انسانوں کی بھلائی کے لئے اگر نیک و بھلے لوگ متحد ہو جائیں تو دنیا سے شر کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو اسلام کی اس اہم تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین